السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مال عشر یا زکوۃ مسکین شخص کو سفر حج کے لیے دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(جمہور اہل علم کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ (حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفی اللہ عنہما) (فتاوی غزنویہ ص ۱۲۳

توضیح الکلام:

قرآن مجید میں عشر، زکوۃ کے آٹھ مصرف بیان کیے ہیں۔ ان میں سے ایک مسکین اور ایک فی سبیل اللہ ہے اور فی سبیل اللہ عام ہر کار خیر کو شامل ہے، حضرت امام بخاری میں الزکوۃ فی الحج یعنی زکوۃ کے روپیہ سے حج کرا دینا اور ابوداؤد شریف میں ہے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے اونٹ سے ایک صحابی کرایا تھا۔ اور صحیح بخاری میں ہے: ویذکر عن ابن عباسؓ یعتق من زکوۃ مالہ ویعطی فی الحج، حضرت ابن عباس مال زکوۃ سے غلام بھی آزاد کرتے اور مال زکوۃ حج میں دیتے وقال الحسن ویعطی فی المجاہدین والذی لم یحج ویذکر عن ابی العاص حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ للحج انتہی، اور فتح الباری میں ہے: وعن احمد واسحق الحج من سبیل اللہ اخرجہ ابو عبید باسناد صحیح انتہی ما فی روضۃ الندیہ، حاصل یہ کہ حدیث ابی العاص اور قول عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، امام حسن بصری، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک حج فی سبیل اللہ میں داخل ہے، امام بخاری بھی جواز کی طرف مائل ہیں۔ کیونکہ اس کے معارض کوئی اثر نہیں لائے۔ اور حج پر اطلاق جہاد صحیح ہے، چنانچہ امام بخاری کتاب الحج میں لائے ہیں: وقال عمر شدوا الرحال فی الحج فانہ احد الجہادین، وعن عائشۃ ام المومنین انہا قالت یا رسول اللہ تری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد قال لا لکن افضل الجہاد حج مبرور، امام ابو یوسفؒ کا بھی فتویٰ کتب فقہ میں مرقوم ہے کہ مال زکوۃ سے حج کرا دیا جائے۔ تو اس صورت مذکورہ میں شخص مذکور کو مال زکوۃ سے حج کرا دیا جائے تو اس سے حج ہو سکتا ہے۔ یہی تحقیق شیخ الحدیث مولانا محمد یونس دہلوی کی الہحدیث گزٹ جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۱۵ میں ہے اور مولانا نیک محمد شیخ الحدیث مدرسہ غزنویہ امرتسری نے بھی اخبار الاعتصام جلد نمبر ۳ شمارہ ۶ میں بسط سے لکھا ہے اور نواب صدیق حسن خان والی بھوپال کا میلان بھی روضۃ الندیہ میں یہی معلوم ہوتا ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب، الراقم علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال ۱۳۹۶ ہجری

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 08 ص 45-46

محدث فتویٰ